انسانی سیرت واخلاق کی اصلاح وتدوین کے لئے اسلام نے جو منفرداصول وقواعد پیش کئے ہیں، ان کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی، اوراس باب میں دین فطرت کو بالکل منفرداور لاثانی حیثیت حاصل ہے، کہ اخلاقیات کے متعلق اس کے وضع کردہ ضابطے انسان کواس حدتک پاکیزہ سیرت اور بلند کردار بنادیتے ہیں، جن کا عشر عشیر بھی دوسرے ادیان ومذاہب کی تعلیمات سے ممکن نہیں ہے، کتاب وسنت میں اسلامی اخلاق وآداب کی اعلی مثالیں پیش کی گئی ہیں، جن کے اچھے اور برے ہونے کی تحدید وتعیین وحی کی روشنی میں قرآن وسنت کے ذریعہ کی گئی ہے، اور ہماری عقل کو ہر حالت میں وحی الٰہی کے تابع کیا گیا ہے، اسلامی اخلاق دراصل ربانی آداب ہیں جس کے اصول ومبادی اور ہمہ جہت گوشوں اور پہلوؤں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے، ایک مسلمان مرد وعورت سے جوبھی اقوال واعمال صادر ہوتے ہیں اس کی دو شاخیں بنتی ہیں : عبادات ، معاملات ،، اور ان دونوں کا ماخذ ومصدر قرآن وسنت ہے، لہذا ہم مسلمانوں کے اخلاق وآداب، تہذیب وتمدن، عبادات ومعاملات، لین دین کیسا ہونا چاہیے، ہمارا حسن سلوک ماں باپ، بھائی بہن، پڑوسیوں اور قرابتداروں کے ساتھ کس طرح کا ہونا چاہیے، ہمارا رہن سہن عورتوں اور بچوں کے ساتھ، غلاموں اور دوستوں کے ساتھ کیسا رہنا چاہیے، غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ ہماری شفقت ومحبت کیسی ہونی چاہیے، ان تمام حقوق ومعاملات، اخلاق وآداب کو کتاب وسنت کے بیان کردہ تعلیمات ہی کی روشنی میں سمجھا جائے گا، اسی طرح برے اخلاق وعادات کی تفصیلات بھی بیان کی گئی ہے جس سے اجتناب کر کے ہی محاسن اسلام کی خوبیوں اور اوصاف کو صحیح مانوں میں اپنایا جا سکتا ہے، فحاشی وبے حیائی، اختلاط مرد وزن، زنا کاری وشراب نوشی، سودخوری وجوابازی، جیسے بہت سے فواحش ومنکرات اسلامی اخلاق ومحاسن کے منافی اعمال ہیں، شریعت اسلامیہ نے انفرادی واجتماعی حیثیت سے ایک پورا اخلاقی نظام قائم کیا ہے، تاکہ اخلاق کا مثبت پہلو اپنے پورے محاسن کے ساتھ جلوہ گر ہو سکے، اور منفی پہلوؤں سے حتی الامکان بچا جا سکے، اسی لئے سعادتمندی اور شقاوت وبدبختی، ہدایت وضلالت کی راہوں کو بھی کھول کر بیان کیا گیا ہے، قرآن وسنت میں اچھے اخلاق وآداب کا ایک وسیع تصور پیش کیا گیا ہے، تاکہ ہم انہیں سیکھ کر اپنے روزمرہ کے ایام میں عملی جامہ پہنائیں، سفروحضر کے آداب ہوں یا سلام وکلام کے، اجازت طلبی کا باب ہو یا لین دین کا، چھینک اور جمائی کے آداب ہوں یا استنجاء وطہارت کا، غرض یہ کہ ہر جگہ عمدہ تعلیمات اور

بہترین اخلاق وآداب سکھائے گئے ہیں، یہی ہمارے دین کی خوبی اور فضیلت ہے کہ کسی مسئلے میں دوسرں کے دست نگر نہیں چھوڑا گیا ہے،

☆ کوئی بھی انسانی معاشرہ ایک جیسے نیک اور صالح لوگوں پر مشتمل نہیں ہوتا، بلکہ ہر طرح کے لوگ ہر سماج ومعاشرہ کا حصہ ہوتے ہیں، ہر شخص کے افکار وخیالات اور طبیعت ومزاج مختلف ہوتے ہیں، ان کے درمیان ہم آہنگی قائم رکھنے کے لئے اچھے اخلاق کی بڑی اہمیت اور سخت ضرورت ہوتی ہے، کوئی بھی معاشرہ صرف مادی منفعت اور خودغرضی پر قائم نہیں رہ سکتا، بلکہ اس معاشرہ کی سلامتی اور امن وسکون کے لئے اخلاقی قدروں کی حفاظت ضروری ہوتی ہے، انفرادی واجتماعی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے سماج کے ہر فرد پر لازم ہے کہ جہاں اور جس میدانِ عمل میں رہتا اور بستا ہے اپنے آپ کو مکارم اخلاق کی مختلف خوبیوں اور اوصاف کا عادی بنائے، اگر کسی معاشرہ کے سارے ہی لوگ کرپٹ اور بدخلق ہوجائیں، ہر فرد میں بے ایمانی وخیانت، جھوٹ وفریب دہی، چوری ورہزنی، ظلم وزیادتی جیسی بد اخلاقیاں عام ہوجائیں تو اجتماعی مصالح کا قیام صحیح مانوں میں ممکن نہیں ہوسکتا ہے، اوراس کی وجہ سے سماج کا ہر فرد بے چینی اور الجھنوں کا شکار ہوجائے گا، اسی لئے مذہب اسلام نے ظاہر وباطن کی اصلاح اور اچھے اخلاق واوصاف اپنانے پر زور دیا ہے، حتی کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا خاص مقصد ہی محاسن اخلاق کی تکمیل بتایا گیا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا کیا گیا ہوں (صحیح الجامع : ۲۳۴۵)

حسن اخلاق کے بارے میں سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں : ,,قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے وزنی اور بھاری عمل حسن اخلاق ہوگا۔(ابو داؤد :رقم: ۴۷۹۹، صحیح الجامع : ۵۷۲۱)

ایک مومن کے لئے حسن اخلاق وہ قیمتی جوہر ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالی کی رضا اور عبادت وبندگی کا اعلی مقام حاصل کیا سکتا ہے: آپ ﷺ فرماتے ہیں: بیشک! مومن اپنے اچھے اخلاق وکرار کی بدولت روزہ دار اور تہجد گزار کا درجہ پالیتا ہے،،(ابو داؤد : ۴۷۹۸ ،صححہ الالبانیؒ)

☆ اللہ تعالی نبی کریم ﷺ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے نبی! درگزر کرنے کا رویہ اختیار کیجئے، نیک کام کی تعلیم دیجئے، اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے/ الاعراف:۱۹۹)

دوسری جگہ اللہ تعالی نے آپ کے حسن اخلاق کی تعریف فرمائی : ,,آپ تو حسن اخلاق کے بلند وبالا درجے پر فائز ہیں/ القلم:۴) گویا یہ آیت کریمہ نبی کریم ﷺ کے حسن اخلاق اور پاکیزہ صفات پر ربّانی شہادت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ فرماتی ہیں: قرآن کریم ہی تمہارے نبی ﷺ کا اخلاق تھا.

(مسلم : ۷۴۶)

سماج اور معاشرہ میں کتنی ہی بدخلقی، قساوت قلبی، اور ظلم وزیادتی عام ہوجائے، مگر ہمیشہ سچائی، امانتداری، نرم مزاجی، شرافت اور حسن اخلاق کو عزت واحترام اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: لوگوں کو حسن اخلاق سے بہتر کوئی اور چیز نہیں دی گئی ہے (صحیح الجامع : ۱۹۷۳) حسن اخلاق کے ذریعہ سخت سے سخت دل انسان کو نرم بنایا جا سکتا ہے، دشمن کو دوست، اور اجنبی کو قریبی ساتھی بنایا جا سکتا ہے، اللہ تعالی نے اہل ایمان کو یہ تعلیم دی ہے: ,,کہ لوگوں سے اچھی بات کہو(البقرہ:۸۳) بات بھی اچھی اور سچی ہو، انداز بھی دل پذیر ہو، تاکہ لوگ اس سے مانوس ہوں، رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: بیشک! اللہ تعالی بلند اخلاق کو پسند فرماتا ہے، بدخلقی اور رذالت کو ناپسند کرتا ہے ،(صحیح الجامع : ۱۷۴۳) حتی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں برے اخلاق وعادات اور اس کے بدترین اثرات کو مثال کے ذریعہ اس طرح سمجھایا ہے: آپ ﷺ فرماتے ہیں: ,,اخلاقی برائیاں اچھے اعمال کو ایسے ہی خراب کردیتی ہیں، جیسے سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے (صحیح الجامع : ۱۷۶، حسن) لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق یہ ہے کہ لوگوں کی جان ومال، عزت وآبرو ہمارے ہاتھ اور زبان کی شرارتوں سے محفوظ رہے

☆ مکارم اخلاق اور محاسن وفضائل کا اکتساب کیسے کیا جا سکتا ہے؟ سیرت واخلاق کی درستگی اور کسبِ محاسن کے کچھ اسباب ووسائل ہیں، جہاں اخلاق کے بعض پہلو فطری اور طبعی ہوتے ہیں وہیں فضائل واخلاق کے بعض پہلو عمدہ تعلیم وتربیت اور محنت ومجاہدہ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے، معاشرتی وسماجی حیثیت سے لوگ اخلاق کے باب میں مختلف ہوتے ہیں، ہر شخص ایک جیسی سیرت واخلاق کا حامل نہیں ہوتا، جیسے انسان کی عقل اور سوچ طبیعت اور مزاج حتی کہ فطری صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں، یہی معاملہ شرافت اور حسن اخلاق کا بھی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ کھان اور معدن کے مثل ہیں جیسے سونے اور چاندی کا کھان ہوتا ہے، جو لوگ زمانہ جاہلیت میں شریف اور اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی اچھے رہے، جب کہ انہوں نے دین کا فہم اور سمجھ بوجھ حاصل کیا(صحیح مسلم : ۲۶۳۸)

انسان کی اصل فطرت میں امانتداری اور نیکی کو رکھا گیا ہے، گویا محاسن اخلاق ،عفت و پارسائی ،شرم وغیرت حلم وأناۃ ، یہ انسانیت کے ماتھے کی جھومر ہے، بہترین خوبیاں اور محاسن اسلام کو اپنے اندر اس طرح سے پیدا کیا جاسکتا ہے:

۱۔عقیدہ ومنہج کا درست ہونا: عقیدہ ومنہج کی درستگی ہمارے دین وایمان کی بنیاد اور اساس ہے، انسان کے مکارم اخلاق اور عمدہ سوچ وفکر کا گہرا تعلق اس کے عقیدہ ومنہج کی پختگی اور درستگی سے جڑا ہوا ہے، لہذا حسن اخلاق کا ہمارے ایمان کے ساتھ بڑا گہرا ربط اور تعلق ہے، ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہمارے اخلاق درست نہ ہوجائیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے کامل درجے کا ایمان والا شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں،،(سنن الترمذی : ۱۱۶۲ ، حسن)اسی طرح قرآن کریم نے ایمان کو سب سے بڑی نیکی قرار دیا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اخلاق سب سے بڑی نیکی ہے (صحیح مسلم : ۶۶۸۰) اور ،،البر،، ایسا جامع کلمہ ہے جو تمام قسم کی خیر وبھلائی کو شامل ہے، اس سے معلوم ہوا ایمان واخلاق کے درمیان خاص تعلق اور گہرا ربط پایا جاتا ہے، جہاں ایمان وعقیدہ سلامت نہ ہو فکر وخیالات میں انحراف اور فساد داخل ہو، وہاں سیرت واخلاق کا پہلو اسی قدر کمزور ہوجاتا ہے،

۲۔مجاہدہ: سیرت وکردار کی اصلاح اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہونے کے لئے محنت اور کوشش کرنا، اور ہر طرح کے فضائل ومحاسن کو اختیار کرنا، سوء خلق اور برے اوصاف سے بچنا جو عمدہ اخلاق کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، انسان میں اچھے اخلاق کا پیدا ہونا اللہ کی طرف سے ہدایت وتوفیق ملنے کی ایک قسم ہے جو مجاہدہ کے ذریعہ سے حاصل کی جاسکتی ہے، جو شخص اچھے اخلاق وفضائل کے حصول کے لئے بری عادتوں کو چھوڑ دینے کی کوشش کرتا ہے وہ بہت سے خیر کثیر کو پالیتا ہے، کردار وعمل کی درستگی کا یہ سلسلہ اور اس کی نگرانی پوری زندگی جاری رہنا چاہیے،

۳۔محاسبہ: اچھی عادتوں اور حسن اخلاق کے حصول کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ نفس کی خواہشات کو دبایا جائے، اور اخلاق حسنہ کو اپنایا جائے، تعلیم وتربیت کے ذریعہ نفس کو نیکیوں کا خوگر اور عادی بنایا جائے، انسان میں تکلیفوں کے برداشت کرنے سے صبر وضبط کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص عفت وعصمت کی حفاظت کرنا چاہے اللہ

تعالی اسے پاکدامن بنادیتا ہے، جو بے نیازی چاہتا ہے اللہ اسے غنی کردیتا ہے، اور جو صبر کرنا چاہتا ہے اللہ اسے صبر کی قوت دے دیتا ہے (صحیح بخاری: ۱۴۲۷) جب بھی نفس میں بے اعتدالی پیدا ہو، اور برے اخلاق کے ارتکاب کی طرف نفس دعوت دینے لگے تو فورا اس کا محاسبہ اور گرفت کرنا چاہیے، اور جب اچھے اوصاف واخلاق نکھرنے لگیں، تو نفس کو ان نیکیوں اور بھلائیوں کا عادی بنانا چاہیے، اور مزید پائیداری کے ساتھ اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنا چاہیے،

۴۔انجام پر نظر: برے اخلاق واوصاف اور اچھے عادات واخلاق کے انجام پر نظر رکھنی چاہیے، کہ جب ہم نے اپنے آپ کو نیکیوں اور بھلائیوں کا عادی بنایا تو اس کا ثمرہ اور فائدہ کس طرح ظاہر ہوا، کل ہماری کیفیت کیا تھی، اور آج ہم کس قدر ہشاش بشاش ہیں، برائیوں اور معصیتوں کے ترک کردینے سے ہر طرح کی سکون وراحت ملتی ہے، دل نرم ہوتا اور چہرے پر رونق ظاہر ہوتی، مگر برائیوں کا عادی ہونے سے دل پر کس طرح کا ہم وغم اور حسرت وندامت طاری رہتی ہے، مروت وشرافت کا کس طرح جنازہ اٹھ جاتا ہے، دل پژمردہ ہوجاتا ہے، لوگ حقارت وذلت کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں، لوگوں کے دلوں سے اس کا احترام نکل جاتا ہے،

۵۔صالح معاشرہ کا انتخاب کرنا: انسان کی طبیعت میں ایسی لچک رکھی گئی ہے کہ وہ جس سماج اور معاشرہ میں رہتا ہے یا جن لوگوں کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا ہے اس کے اخلاق و عادات اور طور طریقے کو سیکھتا اور متاثر ہوتا ہے، جیسے مثال کہا جاتا ہے: الطبع للطبع یسرق: نبی کریم ﷺ نے اچھے دوست اور ساتھی کی مثال عطر فروش سے دی ہے، یا تو تم اس سے خریدوگے یا اس (کی صحبت میں رہنے) سے اچھی خوشبو پاوگے، (مسلم : ۲۶۲۸) اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے ساتھی کے دین پر ہوتا ہے، پس چاہیے کہ تم میں ہر شخص دیکھ لے کہ کس سے دوستی کررہا ہے (ابو داؤد : ۴۸۳۵ صحیح)

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی اخلاق وعادات کے اپنانے کی توفیق بخشے، آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا پیغام

اسلامی اخلاق وآداب

کی ضرورت واہمیت

مرتب:
شیخ محمد ارشد سکراوی

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۱، ونجارا مینشن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔
موبائل: +91-8898617140 / 9920955597
ای میل: albirr.foundation@gmail.com
ویب سائٹ: www.albirr.in